مولانا شيخ محمد عادل رباني

اصل اندھاپن

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا

"اور جو بھی اس [زندگی] میں اندھا ہے، وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور مزید زیادہ گمراہ بھی۔" (قرآن ۱۷:۷۲)۔ صدق الله العظیم۔ الله ﷻ ہمیں ان لوگوں میں سے نہ بنائے جو دیکھ نہیں سکتے۔ الله عزوجل فرماتا ہے، "جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔" اندھاپن یہ نہیں کہ آنکھوں سے نہیں دیکھ پاتے، بلکہ اس کا مطلب حقیقت کو سمجھنے سے اندھا ہونا ہے۔ جو شخص حقیقت کو نہیں جانتا، وہ ایک اندھا ہے۔ اس لیے، جو شخص اس دنیا میں حقیقت کو نہیں دیکھتا اور سیدھا راستہ نہیں اختیار کرتا، اس کی حالت آخرت میں اور بھی بری ہوگی۔ وہاں وہ کوئی حقیقت نہیں دیکھ پائے گا۔ جیسے اس کا اس دنیا میں انجام بُرا تھا، ویسا ہی آخرت میں بھی ہوگا۔

الله عزوجل نے حقیقت کو واضح کر دیا ہے؛ اسے جو چاہے دیکھ سکتا ہے اور جان سکتا ہے۔ مگر لوگ اپنے نفس کے پیچھے چلتے ہیں اور الله عزوجل کے مقرر کیے ہوئے حلال و حرام کی حدود کو قبول نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں، "ہم وہی کریں گے جو ہمارا نفس چاہے گا۔ ہم اسے قبول نہیں کریں گے جسے ہمارا نفس نہیں چاہتا ہے۔ جیسے ہم اسے قبول نہیں کرتے، ہم اسے کسی اور کو بھی قبول کرنے نہیں دیں گے۔" وہ اسے زبردستی مسلط کرتے ہیں، کہتے ہیں، "ہر ایک کو ہمارے جیسا ہونا چاہیے۔" اب ہم اس دنیا میں قیامت کے بالکل آخری وقت تک پہنچ چکے ہیں۔ وہ کوئی دوسرا راستہ قبول نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں، "تمام ریاستیں اور ساری دنیا ہماری گمراہ سوچ کو قبول کرے گی۔ وہ الله عزوجل کے بنائے ہوئے قواعد کو قبول نہیں کریں گے۔ وہ آپ ﷺ کے راستے پر نہیں چلیں گے، بلکہ ہماری طرح شیطان کے راستے پر چلیں گے۔" اصل میں یہی لوگ اندھے ہیں۔ ان لوگوں کے دل اندھے ہیں؛ ان کی عقل اور دل پر تاریکی چھا چکی ہے۔ یہ وہ حالت ہے جو نفس کے پیچھے چلنے والے شخص کی ہوتی ہے۔ اس سے کچھ بھی نہیں نکلتا۔ شر سے خیر نہیں نکل سکتا۔ جاہلیت سے علم نہیں مل سکتا۔ جسے وہ علم کہتے ہیں، اگر وہ الله ﷻ کو تسلیم نہیں کرتا، پھر وہ علم نہیں ہے۔ جو علم الله ﷻ کو نہیں جانتا، اس ﷻ کو نہیں چاہتا، اور صرف نفس کو چاہتا ہے، اصل میں وہ جاہلیت ہے۔ اب ہم دوسری جاہلیت کے دور میں جی رہے ہیں؛ جس کے بارے میں ہمارے رسول ﷺ نے فرمایا تھا۔ یہ دور پہلی جاہلیت سے کہیں زیادہ بُرا ہے؛ بہت بہت زیادہ بدتر۔

الله ﷻ ہمیں محفوظ رکھے۔ ہمارا دل اور ہماری آنکھیں کبھی اندھی نہ ہوں، ہم ہمیشہ حقیقت دیکھنے والوں میں سے رہیں، انشاءالله۔ کوئی بھی ایسا نہ ہو جو حقیقت کو نہ دیکھ سکے، انشاءالله۔ تمام لوگوں کو ہدایت نصیب ہو، انشاءالله۔ یہ وہ چیز ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہے۔ کھانے، پینے اور ہر چیز سے زیادہ ضروری ہے:

مولانا شيخ محمد عادل رباني

ایمان۔ ہماری آنکھیں ہمیشہ کھلی ہونی چاہئیں؛ ہمیں اندھا نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ ﷻ تمام لوگوں کو محفوظ رکھے۔ اللہ ﷻ ہمارے صاحب کو بھیج دے اور سب کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنا دے، انشاءاللہ۔

و من اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۱۶ جولائی ۲۰۲۶ / ۰۲ صفر ۱۴۴۸
فجر نماز ــــ اکبابا درگاہ، استانبول

www.mawlanasultan.org